حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اعلان

قابلِ توجہ احباب جماعت احمدیہ

برادران! السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُنیس ۱۹ تاریخ شام سے ریل گاڑی چلنی شروع ہو جائے گی۔ اور سفر کی پہلی تکلیفات کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاتمہ ہو جائے گا۔ پس مَیں اُمید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے احباب غیر احمدی صاحبان اور غیر مبایعین صاحبان کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں ساتھ لانے کی کوشش کریں گے۔ میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ جس پر اگر جلسہ پر آنے والے اصحاب

حضرت خلیفۃ المسیح کے حرم ثانی میں

ولادت باسعادت

یہ خبر نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھ سُنی جائیگی۔ کہ آج ۱۸۔ دسمبر ۱۹۲۸ء قریباً ۱۲ بجے دن کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حرم ثانی سیّدہ مریم بیگم صاحبہ کے ہاں مولود مسعود متولد ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

ہم اس تقریب سعید پر تمام جماعت کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مسیح موعودؑ کے سارے خاندان نیز خاندان جناب سید عبدالستار شاہ صاحب کی خدمت میں ہدیہ تہنیت و تبریک پیش کرتے ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں پیدا ہونے والا ہر مولود خدا تعالیٰ کا ایک نشان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ آپ کی وہ پیشگوئیاں جن میں آپ کی اولاد کے بڑھنے اور ترقی کرنے کی بشارتیں ہیں۔ اس طرح پوری ہوتی ہیں +

جناب مولانا مولوی نعمت اللہ خاں صاحب گوہر بی۔ اے کی

دو زبردست تصنیفیں

تحفۂ ہند و یورپ

۱ جو بات یورپین محققوں اور مؤرخوں سے اب تک دریافت نہ ہو سکی تھی۔ لائق مصنف نے خدا کے فضل سے مؤید ہو کر با آسانی دریافت کر لی۔ یہ کتاب علم الاقوام اور تاریخ قدیم میں ایک زبردست انکشاف ہے۔ قرآن حدیث۔ بائبل۔ تاریخ قدیم اور آثار الصنادید کے علاوہ عقلی دلائل سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ تمام آریہ تو میں سامی الاصل اور حضرت ابراہیمؑ کے پوتے عیسو کی ذریت سے ہیں۔ ۲ ان کے آبا و اجداد مشرقی شام کے شہر آر سے نکل کر یورپ۔ ایران اور ہندوستان میں آئے تھے۔ اسی لئے آری یا آریہ کہلائے۔ ان کی زبان عربی۔ عبرانی تھی۔ مہابھارت کے زمانہ میں بلکہ اس سے بھی بعد تک تمام آریوں کی یہی زبان تھی ۳ وید دراصل الوداد ہے۔ جو ایک صحیفۂ ابراہیمی کا نام تھا۔ ۴ موجودہ ویدوں کو بنے ہوئے صرف ۹۰۰ سال ہوئے ہیں۔ ان کی زبان سنسکرت نہیں بلکہ سلیس پہلوی ہے۔ ۵ حضرت ابراہیم تمام بنی آدم کیلئے مبعوث ہوئے تھے اور بانی اسلام آپ ہی کی ذات ہے۔ ۶ برہما جن کو ہندو باعث ایجاد خلق کہتے ہیں۔ وہ حضرت ابراہیم ہی کا نام ہے۔ انگریزی میں یہی نام ابراہام بن گیا۔ ۷ فریدوں ایران کا پہلا آریہ بادشاہ تھا ۸ منوچہر اور اس کے بعض جانشین اسرائیلی مذہب کے پیرو تھے۔ ۹ سائرس وہ ذوالقرنین تھا جس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے۔ اگرچہ اس سے مسیح موعود مراد ہے۔ ۱۰ آریہ ہندوؤں اور بنی اسرائیل میں ازروئے مذہب اور معاشرت ۲۰ سے زیادہ مشابہتیں ہیں۔ ۱۱ پچھلے چار ہزار برس میں جسقدر انبیاء دنیا میں آئے ہیں۔ وہ سب حضرت ابراہیمؑ ہی کی ذریت تھے۔ انہی میں سری کرشنؑ۔ حضرت بدھؑ۔ حضرت زرتشت۔ حضرت کنفیوشسؑ اور حضرت ایوب بھی شامل ہیں۔ سنسکرت۔ لاطینی۔ انگریزی وغیرہ زبانیں سب عربی۔ عبرانی سے نکلی ہیں۔ زبردست ثبوت مع فہرست ہائے الفاظ متحد الاصل ان کے علاوہ بے شمار دقیق اور لطیف مسائل ہیں۔ جو بالکل اچھوتے ہیں۔ گویا لا عین رأت ولا اذن سمعت کے مصداق ہیں۔ قیمت ــــــ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

اکبری خانم یا ہفت مجلس

مستورات کی زبان میں بطرز مکالمہ تمام بڑے بڑے تمدنی مسائل کا حل ہے اسکی سات مجلسیں گویا سات باب ہیں پردہ۔ تعدد ازدواج۔ عورتوں کو اسلام نے کیا حقوق دئے ہیں۔ ہندو عورتوں کا مقابلہ مسلمان عورتوں سے چھوت چھات کا مسئلہ اسکی خرابیاں اور نقصانات ہندوؤں کا تعصب انما المشرکون نجس کی بےنظیر تفسیر۔ ازواج النبی جسپر جرح عالم کتاب رنگیلا رسول کا مکمل جواب ہے۔ ویدوں کی تاریخ اور تعلیم۔ غرضیکہ معاشیات کے تمام ضروری مسائل کو نہایت لطیف اور فصیح زبان میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب صرف مستورات کے ہی لئے نہیں بلکہ سکول اور کالج کے طلبا اور استادوں کے فائدہ کے لئے بھی مقصود ہے :: قیمت ــــــ آٹھ آنہ (۸/) مندرجہ بالا کتب جلسہ پر مل سکیں گی :: ملنے کا پتہ :- چوہدری عبدالرحمٰن شاکر۔ خلف مصنف محلہ دارالرحمت قادیان

فولادی گپتی آبنوسی سامان منگوائیے

ناظرین اخبار یہ خاص فولادی گپتی "تلوار نما آبنوسی کی خوبصورت مضبوط چھڑی کے اندر تو ری ۲½ فٹ ہے۔ یہ آپکو ہر وقت اور ہر موقع پر تلوار کا کام دیگی۔ اس کی خوبی دیکھنے پر معلوم ہوگی۔ قیمت نمبر اول ۱۵ نمبر دوم ۱۲ شکار ربکس مکمل کلاں ۲۵ خورد ۲۰ چھڑی نقشین دستی ۲ تا ۵ قلمدان آبنوسی ۵ تا ۱۵ نیز چاقو وغیرہ بکفایت ملتے ہیں۔ چاقو بڑا سائز ۶ درجن چھوٹا سائز ۳ درجن بوقت فرمائش چوتھائی قیمت پیشگی ورنہ تعمیل سے معذوری

المشتہر

منیجر صدیقی برادرس نمبر ۲ بجنور (یو۔ پی)

تین لڑکیوں کے رشتے

ایک لڑکی مغل پرائمری تک تعلیم یافتہ ۲۔ ایک لڑکی قریشی پرائمری تک تعلیم (۳) ایک لڑکی سیدزادی خواندہ امور خانہ داری سے واقف۔ ان تینوں کے رشتے کے متعلق مجھ سے گفتگو ہو::

اکمل قادیان

رشتہ درکار ہے

ایک احمدی نوجوان بواجبوت جے۔ وی پاس بمشاہرہ ۳۵ روپیہ ماہوار کیلئے رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکی۔ جے۔ وی پاس یا کم از کم پرائمری تک تعلیم یافتہ ہو۔ اور گرلز سکول میں تعلیم دینے کی استعداد رکھتی ہو خط و کتابت بنام

محمود احمد شاہ سپرنٹنڈنٹ جرائم پیشہ اقوام الف خانیوال ضلع ملتان

مکرمی! السلام علیکم

بتقاضائے وقت اور حالات حاضرہ نے آپ پر بخوبی روشن کر دیا ہے۔ کہ معاونت اور رواداری قومی باہمی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اس لئے جب تک ان اصولوں کو رواج دیگر سلسلہ میں عام نہ کیا جائیگا۔ تب تک یہ ترقی ملتوی رہیگی۔ آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانی ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ جناب اس رشتہ اتحاد کی خاطر راقم الحروف سے کو اپریشن کر کے قومی بنیاد کو مستحکم کرنے کیلئے قدم اٹھائیں۔ اور اگر آپ کی طاقت اور بس کی بات ہو۔ تو خاکسار سے مندرجہ ذیل اشیاء کی پرائس لسٹ میں سے کسی چیز کی فرمائش بھیجیں۔ یا بھجوائیں۔ اور اگر ان اشیاء سے تعلق نہ رکھتے ہوں تو آپ اپنے حلقۂ اثر میں سفارش کریں۔ اور ان دوستوں کے نام ارسال فرمائیں۔ جو آپ کے گرد و پیش ان چیزوں کی تجارت کرتے ہوں۔ یا آرڈر دینے کے مجاز ہوں۔ مثلاً ہیڈ ماسٹر سکول۔ ہیڈ کلرک پلٹن اور فوجی افسر وغیرہ مال از قسم سپورٹس جو سکولوں اور پلٹنوں میں خرچ ہوتا ہے۔ اور سامان جیمڈدم اور فیلوٹ وغیرہ اور سامان بیگ۔ پائپ وغیرہ بکفایت عمدہ تسلی بخش اور نہایت اعلیٰ ارسال ہوگا۔ پرائس لسٹ منگائیے ::

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

اکسیر ہاضم

کو پاس رکھنے سے آپ معدے اور جگر کی بیماریوں سے نجات پا سکتے ہیں اگر کا مرض چاہا ہے معدہ کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ [illegible] قبض دائمی۔ نفخ کی ناشتہا۔ بدہضمی۔ درد شکم۔ کھٹے ڈکار۔ چھاتی جلنا۔ منہ سے پانی نکلنا۔ متلی۔ ہونی تاپ تلی وغیرہ کیلئے اکسیر ہے۔ ہر عیالدار گھر میں اسکا رکھنا ضروری ہے قیمت فی شیشی [illegible] محصول ڈاک علاوہ ملنے کا پتہ :- منیجر صاحب دواخانہ دارالحکمت لدھیانہ

ہندوستان کی خبریں

منشی گنج ڈھاکہ۔ ۱۰ر دسمبر۔ موضع دل بھوگ سے ایک ہولناک واردات کی اطلاع ملی ہے۔ ایک جلاہے نے اپنی بیمار بیوی کو قتل کیا۔ اس کی ماں اس عورت کو بچانے کے لئے آگے بڑھی لیکن اس نے اسے بھی وہیں ڈھیر کر دیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے چار دو بچوں کو ایک ایک کر کے ذبح کیا۔ لیکن اس سفاک کا غصہ پھر بھی ٹھنڈا نہ ہوا۔ اور اس نے اپنی گائے اور بھینس کا جھٹکہ کر ڈالا اور اپنے گھر کو آگ لگا دی۔ اس اثنا میں گاؤں کے لوگ بہ تعداد کثیر موقع پہ پہونچ گئے۔ انہوں نے جلاہے کو گرفتار کر لیا۔ اور آگ بجھا دی جولاہا پولیس کی حراست میں ہے :

کوچین۔ ۵ر دسمبر۔ پڑبیو نتیھرا کے نزدیک ایک گاؤں میں عجیب واقعہ ظہور میں آیا۔ دو لڑکے ایک دن جنگل سے ایندھن لینے گئے۔ انہوں نے ایک درخت کاٹا۔ جس میں ایک مادہ سانپ نے انڈے دے رکھے تھے۔ ان لڑکوں نے سمجھا کہ یہ انڈے کسی جانور کے ہیں۔ چنانچہ اپنی جھونپڑی میں پہونچ کر انہوں نے انڈے پھوڑ دئے۔ جس وقت مادہ سانپ اپنے اڈہ پر واپس آئی۔ اور جس شجر پر انڈے دے رکھے تھے۔ جب اسے نہ پایا۔ تو اس نے درخت کاٹنے والوں کے نقش پا پر چلتے ہوئے اس جھونپڑی کی راہ لی۔ جس میں وہ رہتے تھے۔ جھونپڑی کے باہر پھوٹے ہوئے انڈوں کے خول دیکھ کر سانپ کی منتقمانہ سپرٹ اور بھی مشتعل ہو گئی۔ اور اس نے جھونپڑی کے اندر گھس کر ایک لڑکے کو ڈس لیا۔ جس کی آن واحد میں موت واقع ہو گئی۔ رات کو مادہ سانپ پھر آئی۔ مگر اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکی۔ اگلے دن انہوں نے جھونپڑی چھوڑ دی۔ اور ایک دوسرے مقام پر چلے گئے۔ یہ مادہ سانپ وہاں بھی پہونچی۔ آخر انہوں نے بڑی مشکل سے اس کو مار کر پیچھا چھڑایا :

نئی دہلی۔ ۱۰ر دسمبر۔ نواب سر مزمل اللہ صاحب وائس چانسلر علیگڈھ یونیورسٹی نے اپنا استعفا داخل کر دیا ہے

لاہور۔ ۸ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور ہائیکورٹ کی عمارات کو بڑھا دیا جائیگا۔ تا کہ ان میں اور عدالتیں بھی اپنے اجلاس کر سکیں۔ ہائی کورٹ میں بہت سا کام ابھی کٹھالی میں پڑا ہوا ہے

ملک نصر اللہ خاں صاحب عزیز صرف ۸-۹ یوم ہمدم کی ادارت کے فرائض انجام دینے کے بعد ہمدم سے علیحدہ ہو گئے :

مہاراجہ بیکانیر نے آنکھوں کے سپیشلسٹ رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس کو ایک ہفتہ کیلئے بیکانیر طلب فرمایا ہے۔ اور انتظام کیا ہے۔ کہ تمام ریاست کے اندھوں کو سرکاری خرچ پر بیکانیر بلایا جائے۔ ڈاکٹر صاحب ان تمام کا اپریشن کریں۔ اور سرکاری خرچ پر ان اندھوں کو خوراک وغیرہ بھی مفت دی جائے۔

لکھنؤ۔ ۱۱ر دسمبر۔ یو۔ پی میں ہفتہ مختتمہ یکم دسمبر کے اندر ہیضہ سے ۱۳۳ موتیں ہوئیں۔ اس سے پچھلے ہفتہ اس مرض سے ۲۳۷ جانیں ضائع ہوئیں۔ بنارس میں ۱۶ فیض آباد میں ۸ الٰہ آباد میں ۷۔ لکھنؤ میں ۵ اور جھانسی میں ۴۔ اموات ہیضہ سے ہوئیں :

لکھنؤ۔ ۱۳ر دسمبر۔ یو۔ پی کونسل کے التوا کے لئے مسٹر چنتامنی کی قرارداد بلا تقسیم آرا منظور ہوئی۔ ۲۸-۲۹-۳۰ نومبر کے مقاطعہ مظاہرات پر پولیس کے حملہ اور حکومت کے طرز عمل کو قابل نفرت قرار دیا گیا

مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے بنارس میں سنسکرت یونیورسٹی قائم کرنے کیلئے ۵ لاکھ روپیہ دیا ہے :

نئی دہلی۔ ۱۴ر دسمبر۔ جرنیل گاڈرڈ فوجی گورنر پیرس جو ہندوستان میں اس موسم سرما میں طویل سیاحت کرینگے ۲۸ر دسمبر کو بمبئی پہونچ جائیں گے۔ جرنیل موصوف بہت سے مشہور مقامات کی سیاحت کریں گے۔ جرنیل گاڈرڈ اواخر فروری میں بمبئی سے روانہ ہوں گے۔ مہاراجہ کمار امرجیت سنگھ (کپورتھلہ) ان کے عملہ میں رہیں گے :

کولمبو۔ ۱۰ر دسمبر۔ ولیم سلوا نامی ایک سیلزمین کو حال ہی میں ملبورن کی لاٹری سے ۳۷ ہزار روپیہ ملا تھا۔ روپیہ کا چک ملنے کے چار روز بعد ہی یہ بد قسمت شخص بعارضہ نمونیا فوت ہو گیا۔ اس کے پیچھے نہ تو اس کے والدین ہیں۔ نہ کوئی بھائی اور نہ کوئی بہن :

نئی دہلی۔ ۱۴ر دسمبر۔ سیکرٹری آف اسٹیٹ نے لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے سیکرٹری ڈپٹی سیکرٹری اور اسسٹنٹ سیکرٹری کے تقرر کی منظوری دی ہے۔ اور گورنمنٹ ہند کی اسکیم جو اسمبلی کی علیحدگی کے متعلق تھی منظور کر لی ہے :

غیر ممالک کی خبریں

کولمبو۔ ۱۰ر دسمبر۔ بلجیم کے شہزادہ ولی عہد کل یہاں پہونچے۔ اور نباتاتی تجربات کے باغات کا معائنہ کرنے کے بعد عازم ہندوستان ہو گئے :

برنڈزی۔ سائنر میوسولینی کی دختر ہندوستان روانہ ہو گئیں۔ آپ کے ہمراہ آپکی سہیلی بھی ہے۔ تماشائیوں کے ایک بہت بڑے ہجوم نے آپ کو الوداع کہی :

قاہرہ۔ ۹ر دسمبر۔ ترکوں کا فوجی وفد افغانستان جاتے ہوئے آج یہاں پہنچا۔ شاہ فواد نے اس وفد کے ارکان کا عام استقبال کیا :

لندن۔ ۸ر دسمبر۔ وزارت پنشن نے سال کے خاتمہ پر جو اعداد شمار شائع کئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۵ لاکھ ۴۴ ہزار نو سو افسروں ایک ہزار نرسوں ۴ لاکھ ۸۸ ہزار سپاہیوں ایک لاکھ ۴۴ ہزار بیواؤں ۴ لاکھ ۱۵ ہزار بچوں اور ۵ لاکھ ۱۰ ہزار دوسرے متوسلین کو پنشن دی گئی ہے۔ جس کی سالانہ مقدار ۵ کروڑ ۹۸ لاکھ پاؤنڈ تھی۔ سال سابق کے مقابلہ میں یہ رقم ۳۳ لاکھ پونڈ کم ہے

قسطنطنیہ سے اخبار ڈیلی نیوز۔ لندن کا خاص نامہ نگار مطلع کرتا ہے۔ کہ حکومت ترکیہ غور کر رہی ہے۔ کہ ختنہ اور کان چھیدنے کی ممانعت کر دے :

لندن۔ ۱۳ر دسمبر۔ ملک معظم کے دائیں پھیپھڑے سے مواد نکالنے کے لئے چہار شنبہ کے روز ۲ بار عمل جراحی کیا گیا۔ جو نہایت کامیاب رہا۔ پنجشنبہ کی صبح کو جو بلیٹن شائع کیا گیا۔ اس میں یہ اطلاع درج ہے کہ اگرچہ نقاہت اور زہریلا مادہ بہت ہے۔ تاہم ملک معظم زیادہ بیمار نہیں ہوتے جاتے۔ پنجشنبہ کی سہ پہر کو ایک سرکاری اعلان شائع کیا گیا۔ جس میں بیان کیا گیا۔ کہ ملک معظم روبہ صحت ہیں :

بورڈنگ ہائی سکول کے پیچھے سکنی اراضی

دارالامان میں ریل کے آنے سے مکانات کے لئے زمینوں کی فروخت کا کام شروع ہو گیا ہے۔ لہٰذا جن احباب کو مکان بنانے کے لئے اس طرف جو بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پیچھے ایک دوست کی سکنی اراضی کے چند قطعات باموقعہ موجود ہیں۔ جو مسجد نور سے دو تین منٹ کے فاصلہ پر ہیں۔ زمین درکار ہو۔ وہ جلد سے جلد خرید لیں۔ ورنہ یہ موقعہ ہاتھ سے نکل جائیگا۔ جلسہ پر آنے والے دوست خود دیکھ لیں۔ اور جو جلسہ پر نہ آ سکیں۔ وہ خط و کتابت کے ذریعہ مشتہر سے فیصلہ کر لیں۔ کوئی قطعہ ایک کنال سے کم فروخت نہ کیا جائیگا۔ زیادہ جس قدر درکار ہو مل سکتا ہے۔ قیمت کا فیصلہ موقعہ کی حیثیت پر کیا جائیگا جس میں کمی بیشی نہ ہوگی۔ اور قیمت نقد ادا کرنی ہوگی۔ نہ کہ باقساط۔ ہر ایک امر پتہ ذیل سے معلوم کر لیں

المعلن

خاکسار میر قاسم علی ایڈیٹر اخبار فاروق

قادیان ضلع گورداسپور

(شیخ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)

ہیں سے پانچ فیصدی دوست بھی عمل کر سکیں۔ تو انشاء اللہ بہت سی کامیابی کی اُمید ہے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ ہر اک احمدی کوشش کرے۔ کہ ایک سمجھدار آدمی کو جو کم سے کم اس کے برابر تعلیم یا وجاہت وعزّت رکھتا ہو۔ اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرے۔ اور راستہ میں بھی دُعاؤں اور اخلاص کے ساتھ اُسے تبلیغ کرتا آئے۔ اور یہاں بھی اُس کا خاص خیال رکھے۔ اِس طرح اُمید ہے۔ کہ سینکڑوں اور ہزاروں نئے آدمیوں کو جو ہر طبقہ کے ہونگے۔ تبلیغ ہو جائے گی۔ مَیں خصوصاً لاہور۔ سیالکوٹ۔ پشاور۔ امرت سر۔ راولپنڈی۔ دہلی۔ انبالہ۔ جہلم۔ گجرات۔ گورداسپور۔ گوجرانوالہ۔ ملتان۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخان۔ لائل پور۔ سرگودہ منٹگمری۔ بھون۔ فیروزپور۔ شیخوپورہ۔ جھنگ۔ پٹیالہ اور کپورتھلہ کی شہری جماعتوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ خصوصاً جماعتوں کے امیروں اور دوسرے عہدہ داروں کو۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ اس اعلان کو سرسری نگاہ سے نہیں دیکھا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کا مددگار ہو۔ یہ اعلان جماعتوں کے نام نہیں ہے۔ بلکہ امیر سے لے کر نیچے تک کے ہر اک فرد کے نام ہے۔ اور اِس کے پُورا کرنے کا خیال ہر اک فرد کو ذاتی طور پر ہونا چاہیئے۔ والسّلام

خاکسار

مرزا محمود احمد (امام جماعت احمدیہ) ۱۶- دسمبر ۱۹۲۸ء

جلسہ پر آنے والے اصحاب اطمینان رکھیں

اس دفعہ موسم برسات میں بہت قلیل بارش ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا گھاس جسے کسیر کہا جاتا ہے جو ایسی جگہوں میں پیدا ہوتا ہے۔ جہاں برسات کا پانی جمع رہتا ہے۔ بہت کم پیدا ہوا۔ اس لئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس کے فرش کے لئے مہیا کرنے میں مشکلات پیش آئیں لیکن خدا کے فضل سے یہ کوئی ایسی مشکلات نہیں ہیں۔ جن پر غالب نہ آیا جا سکے پوری سرگرمی اور تندہی سے کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ کمروں میں فرش بچھانے کیلئے سامان فراہم کیا جائے۔ اور انشاء اللہ اس میں ضرور کامیابی ہوگی پس جلسہ کے احباب کے اطمینان کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ اس بارے میں کسی قسم کی تشویش ان کے دل میں پیدا نہ ہو۔ اور کوئی صاحب اس وجہ سے آنے میں مشکل محسوس نہ کریں۔ ممکن ہے پہلے کی طرح فرش کا مکمل انتظام نہ ہو۔ لیکن جہاں تک ممکن ہو سکے گا۔ احباب کے آرام و آسائش کی پوری پوری کوشش کی جائے گی احباب اس کے متعلق مطمئن رہیں۔ اور خود آنے اور دوسروں کو ساتھ لانے کی سرگرم کوشش کریں۔

"شدھی سماچار" کی زہر چکانی کیخلاف اظہار نفرت
مسلمانان قادیان کا عظیم پروٹسٹ

۱۵- دسمبر ۱۹۲۸ء بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ کے وسیع صحن میں مسلمانان قادیان کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی منعقد ہوا۔ صدر صاحب نے اس اجتماع کی غرض رسالہ "شدھی سماچار" بابت ستمبر ۱۹۲۸ء کے اشتعال انگیز اور دل شکن مضمون کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا بتاتے ہوئے فرمایا۔ آریوں اور ہندوؤں کی طرف سے متواتر اس روش کا اظہار ایک منظم سازش کا نتیجہ ہے ہمیں بھی تدارک کے لیے مسلسل کوشش کرنی چاہیئے۔ بعد ازاں مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل نے آنحضرت صلعم کے متعلق مسلمانوں کے جذبۂ محبت کا ذکر پُر جوش الفاظ میں بیان کیا۔ اور بتایا۔ کہ اس قسم کے مضامین مسلمانوں کے لیے کسقدر دل آزار۔ ناقابل برداشت اور منافرت کی خلیج کو وسیع کرنے والے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پیش کئے۔ جو باتفاق رائے منظور ہوئے۔

اول۔ مسلمانان قادیان کا یہ عظیم الشان جلسہ "شدھی سماچار" بابت ستمبر ۱۹۲۸ء کے نفرت انگیز مضمون کے خلاف اظہار نفرت کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ اور ہندو لیڈروں کی توجہ اس اشتعال انگیزی کی طرف مبذول کراتا ہے۔ جو اس قسم کے ناپاک مضامین سے پیدا ہوتی ہے۔ "شدھی سماچار" نے بانیانِ مذاہب اور بالخصوص سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے متعلق جو دریدہ دہنی کی ہے اسے نہایت مذموم قرار دیتے ہوئے مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت سمجھتا ہے۔ راجپال فتنہ جیون چرتر۔ ورتمان اور شدھی سماچار کی فتنہ انگیزی یقیناً ایک منظم اور مسلسل سازش کا نتیجہ ہے۔ گورنمنٹ کو جلد اس کا سدباب کرنا چاہیئے۔ ورنہ ملک کے امن کا برباد ہونا ایک یقینی امر ہے۔

دوم۔ اس ریزولیوشن کی نقول گورنمنٹ آف انڈیا۔ گورنمنٹ آف پنجاب اور اسلامی اخبارات کو بھیجی جائیں۔

اس کے بعد چودہری فتح محمد صاحب سیال۔ ایم اے نے ان ریزولیوشنز کی تائید کرتے ہوئے فرمایا۔ ہندو لوگ مذہبی میدان اور تمدنی اصلاحات میں اسلام سے شکست کھا چکے ہیں۔ اس لئے اب وُہ اپنے نوجوانوں کو اسلام سے بچانے کے لیے اس قسم کی مذبوحی حرکات کر رہے ہیں۔ ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ ہم علاوہ صدائے احتجاج بلند کرنے کے ان حملوں کا متانت اور شائستگی سے جواب دیں۔ اور اس وقت تک آرام نہ کریں۔ جب تک ہندوستان کی مسموم فضا ان ناپاک خیالات سے پاک نہ ہو جائے۔

آخیر پر صدر جلسہ نے تائید مزید فرماتے ہوئے جلسہ برخواست کیا

محمد الدین ملتانی جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ر دسمبر ۱۹۲۸ء | جلد ۱۶

88

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

وُہ مبارک اور ایمان پرور ایام جن کے انتظار میں احمدی جماعت کا بیشتر حصہ گھڑیاں گنتا رہتا ہے اور جن میں قادیان حاضر ہونے کی دلی خواہش وہ یہاں سے جاتے ہوئے ہی اپنے ساتھ لے جاتا ہے بہت ہی قریب پہونچ گئے ہیں۔ اور ہمارے لئے یہ آخری موقعہ ہے کہ جلسہ سالانہ کے متعلق کوئی بات اپنے احباب تک پہونچا سکیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ اس موقعہ سے بہترین فائدہ اٹھانے کا یہی طریقہ ہے کہ ہم ان احباب تک جو کسی وجہ سے جلسہ میں شمولیت کا ارادہ نہ رکھتے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے وُہ مقدس الفاظ پہونچا دیں۔ جو آپ نے اس مبارک اجتماع کے متعلق فرمائے ہیں اور وہ یہ ہیں :-

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو۔ کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے۔ کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے۔ اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا خرچ کرنا ضروری ہے .... کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ کرنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آ سکتا۔ کہ وُہ صحبت میں آ کر رہے۔ یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آئے .... لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں اگر خدا تعالےٰ چاہے۔ بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں"

ہم نہیں سمجھ سکتے۔ اس سے زیادہ مؤثر اور بہترین الفاظ بھی جلسہ سالانہ کی اہمیت اور اس کے عظیم الشان فوائد کو بیان کرنے کے لئے کوئی اور مل سکتے ہیں۔ وہ بلند مرتبت انسان رفیع درجت

انسان جو اس زمانہ میں ظلمات اور گناہوں میں ڈوبی ہوئی اور بلحاظ روحانیت قریب المرگ مریض کی حیثیت رکھنے والی دنیا کو نجات دینے اور شفا بخشنے کے لئے اور انہیں شیطان کے پنجۂ تظلم سے رہائی دلا کر خدا تعالےٰ کا محبوب بنانے کے لئے حسب فرامین و مواعید کتب مقدسہ و مطابق بشارات سید ولد آدم علیہ التحیۃ والسلام دنیا میں آیا۔ اس جلسہ کو انسانی زندگی میں انقلاب پیدا کر کے اس میں ایسی حالت انقطاع جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو پیدا کرنے کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں مقصد حیات کے حصول کا باعث ٹھہراتا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر جلسہ میں شمولیت کے لئے تحریک و تحریص کے لئے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے ہم بھی اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ ہاں ایک بات جس کی طرف ہم احباب کی توجہ زیادہ زور سے منعطف کرانا چاہتے اور جس پر زیادہ زور دینا چاہتے ہیں۔ وُہ یہ ہے۔ کہ انہیں اپنے ساتھ اپنے غیر احمدی بلکہ غیر مسلم احباب کو پوری کوشش سے قادیان لانا چاہیئے۔ تا وُہ جماعت احمدیہ کی شان و شوکت اور اس کے روحانی جوش۔ خدمت دین۔ اور محبت اسلام کے لئے جذبہ شوق اور احمدی علماء کی پُر معارف و حقائق۔ بصیرت افروز اور دلآویز تقاریر اور صداقت اسلام کے لئے اُن کے زبردست براہین و دلائل سُنکر مستفید ہو سکیں۔ اور اس طرح فلاح دارین حاصل کر کے سرخروئی حاصل کر سکیں۔

جماعت احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے دُنیا میں اعلائے کلمۃ الحق اور خدمت اسلام کے لئے قائم کیا ہے اور ظاہر ہے۔ کہ غیر احمدی لوگوں کو جلسہ کے مبارک ایام میں قادیان لانا زبردست ذریعہ تبلیغ ہے۔ اور قادیان کی یہ شان و شوکت اور اس میں اس قدر اہم اور ضروری کاموں کی ترتیب و تجویز بذات خود ایک حق بین اور معقول پسند انسان کیلئے اپنے اندر زبردست نشان رکھتی ہے۔ کیونکہ ابھی تک ہزاروں بلکہ لاکھوں انسان ایسے موجود ہیں۔ جو یہ شہادت دے سکتے ہیں کہ آج سے چند سال قبل قادیان کا نام و نشان تک بھی وہ نہ جانتے تھے۔ پس اس ادنیٰ حالت سے اس مقام کا اس قدر عروج اور کمال پر پہونچ جانا یقیناً ایک خشیت اللہ رکھنے والے دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے وُہ احمدی دوست جو اپنے اعزہ و اقربا اور دوست و احباب کے جماعت احمدیہ میں داخل نہ ہونے پر دل ہی دل میں ملول اور پریشان خاطر رہتے ہیں۔ انہیں اپنے ساتھ قادیان لائیں۔ اور اگر اس کے لئے انہیں کچھ قربانی بھی کرنی پڑے تو بھی دریغ نہ کریں۔ کیونکہ انجام کار وُہ یقیناً فائدہ میں رہیں گے یاد رہے کہ قادیان ہی وہ مقام ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرما چکے ہیں :- ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

حضرت عیسٰی علیہ السّلام کو صلیب پر چڑھانا

حضرت عیسٰے علیہ السّلام کے متعلق عام علماء اور ان کی وجہ سے اکثر مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جب یہودیوں نے ان کو گرفتار کر کے صلیب پر چڑھانا چاہا۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کو زمین سے آسمان پر اٹھا لیا۔ اور ایک یہودی کو اُن کا ہم شکل بنا دیا۔ جسے یہودیوں نے حضرت عیسٰی سمجھ کر صلیب پر چڑھا کر مار دیا۔

اگرچہ یہ ایسے خیالات ہیں۔ جن کی نہ قرآن کریم سے تصدیق ہوتی ہے۔ اور نہ صحیح احادیث سے۔ علاوہ ازیں عقل بھی ان کو دھکے دے رہی ہے۔ لیکن باوجود اس کے مسلمان اور ان کے علماء ان پر زور دیتے چلے آئے ہیں۔ لیکن تا ہم۔ جُوں جُوں تعلیم پھیل رہی ہے اور لوگ دقیانوسی علماء کے بے جا قبضہ و تصرف سے آزاد ہو رہے ہیں۔ وہ ایسے خیالات ترک کر کے صحیح عقائد اختیار کر رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۲۔ دسمبر کے "انقلاب" میں "صحیح راہ عمل اسلام ہی کی ہے" کے عنوان سے جناب شاہ احمد حبیب صاحب ندوی کا جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں:-

"ہم اس وقت ایسے پیغمبروں کے حالات سے بحث کریں گے جن کا تعلق ہندوستان کی حاکم و محکوم قوموں سے ہے۔ ان میں سے ایک تو حضرت عیسٰی (علی نبینا و علیہ السلام) ہیں۔ جن کا تعلق ہندوستان کی حاکم قوم سے ہے۔ خُدا کے یہ مقدس پیغمبر "عدم تشدد" کے داعی تھے۔ لیکن نتیجہ کیا نکلا۔ لوگوں نے دیکھا۔ کہ انتہائی بے دردی کے ساتھ سولی پر چڑھا دئے گئے"

اس اقتباس کے آخری الفاظ میں جو جلی کر دئے گئے ہیں صفائی کے ساتھ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام کو خدا تعالےٰ نے آسمان پر نہیں اٹھایا تھا۔ اور نہ کسی اور کو ان کا ہم شکل بنا کر ان کی جگہ گرفتار کرایا تھا۔ بلکہ خود انہی کو یہودیوں نے سولی پر چڑھایا تھا۔

یہ وہی عقیدہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے پیش فرمایا۔ اور ساتھ ہی آپ نے نہ صرف قرآن کریم سے بلکہ انجیل سے ثابت کر دیا۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ اتار لئے گئے۔

مسلمانوں کے مطالبات پیش فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ

اور

آل مسلم کانفرنس پٹنہ کے فیصلے

پٹنہ میں جو آل مسلم کانفرنس زیر صدارت مولانا محمد علی صاحب حال میں منعقد ہوئی ہے۔ اس میں اگرچہ نمائندگان کی ایک بڑی تعداد کسی صورت میں بھی مخلوط انتخابات کو منظور کرنے کے لئے تیار نہ تھی۔ لیکن کثرت آراء کی تائید سے مخلوط انتخاب کچھ شرائط کے ماتحت منظور کر لینے کی قرارداد پاس کی گئی ہے۔ چونکہ امید نہیں۔ کہ ہندو ان شرائط کو جو نہایت واجبی ہیں منظور کریں۔ اس لئے یہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس کانفرنس میں مخلوط انتخاب کے خلاف ہی قرارداد پاس ہوئی۔

آل مسلم کانفرنس نے آٹھ مطالبات مسلمانوں کی طرف سے پیش کئے۔ جن کے متعلق یہ قرار دیا گیا ہے کہ

"جب تک مسلمانوں کے یہ تمام مطالبات پورے نہیں کئے جاتے۔ مسلمان مخلوط حلقہ ہائے انتخابات کو کسی صورت میں منظور نہیں کر سکتے"۔

ان کا بڑا حصہ انہی امور پر مشتمل ہے۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کی طرف سے اپنے اس تبصرہ میں درج فرما چکے ہیں۔ جو آپ نے نہرو رپورٹ پر کیا۔ اور جو پہلے کئی اقساط میں "الفضل" میں شائع ہوا۔ اور اب "مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ" کے نام سے کتابی شکل میں چھپ گیا ہے۔

چنانچہ حضور نے پہلا مطالبہ یہ درج فرمایا ہے:۔

"حکومت کا طریق فیڈرل یا اتحادی ہو۔ یعنی تمام صوبہ جات کامل طور پر خود مختار سمجھے جائیں"۔ (صفحہ ۱)

آل مسلم کانفرنس نے اس بارے میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ "صوبجاتی حکومتیں تمام اندرونی معاملات میں آزاد ہوں"۔

دوسرا مطالبہ حضور نے یہ بیان فرمایا ہے:۔

"جن صوبوں میں کہ کسی قوم کی اقلیت کمزور ہے۔ ان میں اس کے ہر قسم کے خیالات کے لوگوں اور ہر قسم کے فوائد کی نیابت کا راستہ کھولنے کے لئے جس قدر ممبریوں کا اسے حق ہو۔ اس سے زیادہ ممبریاں اسے دیدی جائیں۔ لیکن جن صوبوں میں کہ اقلیت والی قوم یا اقوام مضبوط ہوں۔ وہاں انہیں ان کی اصلی تعداد کے مطابق حق نیابت دیا جائے۔ کیونکہ ان صوبوں میں اگر اقلیت کو زیادہ حقوق دے گئے۔ تو اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو جائیگی"۔ (صفحہ [illegible])

آل مسلم کانفرنس نے اس کے متعلق یہ تجویز منظور کی ہے:۔

"بہار اور اوڑیسہ کے مسلمانوں کے لئے مرکزی اور صوبہ جاتی دونوں مجالس قانون ساز میں ۲۵ فیصدی نیابت مخصوص کی جائے اور اسی طرح دوسرے صوبجات کی مسلم اور غیر مسلم اقلیت کو بھی جس کا تناسب آبادی ۱۵ فیصدی سے زیادہ نہ ہو۔ تناسب آبادی سے زیادہ نشستیں دی جائیں۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ کوئی اکثریت اقلیت میں منتقل نہ ہو جائے"۔

تیسرا مطالبہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ پیش فرمایا:۔

"چونکہ کل ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد صرف پچیس فیصدی ہے۔ اس لئے انہیں مرکزی حکومت میں کم سے کم تینتیس فیصدی نیابت کا حق دیا جائے"۔

آل مسلم کانفرنس نے اس کے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے:۔

"مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کو کم ازکم ۱/۳ نشستیں دی جائیں"۔

چوتھا مطالبہ یہ تھا۔

"صوبہ سرحدی اور بلوچستان کو دوسرے صوبوں کی طرح نیابتی حکومت دی جائے۔ اور سندھ کو الگ صوبہ بنا کر اسے بھی نیابتی حکومت دی جائے"۔

آل مسلم کانفرنس کا فیصلہ یہ ہے:۔

"سندھ کو حقیقی معنوں میں علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے۔ صوبہ شمال مغربی سرحد اور بلوچستان میں مکمل اصلاحات نافذ کی جائیں"۔

پانچواں مطالبہ یہ تھا۔

"قانون اساسی کا جو حصہ کسی خاص قوم کے حقوق کے متعلق ہو۔ اس کے متعلق یہ شرط ہو۔ کہ جب تک اس قوم کے ۳/۴ ممبر جس کے حقوق کی حفاظت اس قانون میں ہے۔ اس کے بدلنے کے حق میں نہ ہوں۔ اسے پاس نہ سمجھا جائے"۔

آل مسلم کانفرنس نے اس بارے میں یہ تجویز پیش کی ہے:۔

"اگر کسی قوم کے ۳/۴ ارکان اپنی قوم کے مفاد کے منافی سمجھ کر کسی مسودہ قانون یا قانون یا اس کا کوئی جزو یا ترمیم یا قرارداد کی مخالفت کریں۔ تو ایسا مسودہ قانون یا قانون یا اس کا کوئی جزو یا ترمیم یا قرارداد مجلس وضع قوانین میں پیش نہ ہو سکے۔ نہ اس پر بحث کی جائے۔ اور نہ یہ منظوری حاصل کر سکے"۔

اس مختصر سے تقابل سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے حقوق اور ان کے مفاد کی حفاظت کے لئے جن مطالبات کو ضروری سمجھا۔ اور جنہیں خوب اچھی طرح واضح فرمایا۔ ان کی اہمیت کو "آل مسلم کانفرنس" نے بھی پوری طرح تسلیم کیا اور اس طرح ان مطالبات کو ان تمام مسلمانوں کی تائید حاصل ہو گئی۔ جو اپنی قوم کے حقوق کی ہر حال میں حفاظت کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور ہندوؤں کے ہاتھوں مسلمانوں کو فروخت کرنا قومی غداری قرار دیتے ہیں۔

یہ ایک بہت مبارک فال ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ مسلمان اپنے مطالبات پر پوری قوت اور طاقت سے قائم رہیں گے۔ اور ان میں قطعاً کسی قسم کی تخفیف گوارا نہ کریں گے۔

"شدھی سماچار" اور "زمیندار"

"شدھی سماچار" کے ناپاک مضمون کے خلاف ہم صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے لکھ چکے ہیں۔ کہ بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف آریوں کی طرف سے پے بہ پے بدزبانی ایک منظم طریق سے کی جارہی ہے۔ اور اس فتنہ کو جاری رکھنے کا خاص انتظام کیا گیا ہے یہ بات اس حد تک واضح ہو چکی ہے۔ کہ خود ہندوؤں کو بھی اس کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں رہا۔ چنانچہ "نوجوان بھارت سبھا" کا ایک جلسہ جو لال کدارناتھ سہگل کی صدارت میں ۱۴- دسمبر لاہور میں ہوا۔ اس میں "شدھی سماچار" کے مضمون کے متعلق تسلیم کیا گیا

"یہ آرٹیکل صرف ایک آدمی کے دماغ کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کے پس پردہ اور بھی لوگ کام کرتے ہیں"۔ (ملاپ ۱۶ دسمبر)

یہ صاف طور پر اس بات کا اعتراف ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کر کے مسلمانوں کو مبتلائے رنج و آلام کرنے کا جو سلسلہ جاری ہے۔ وہ انفرادی نہیں۔ بلکہ مجموعی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کے پس پردہ اور بھی لوگ کام کرتے ہیں۔

کیا ایک ہندو کے مونہہ سے ہندوؤں کے مجمع میں نکلے ہوئے مذکورہ بالا الفاظ پڑھ کر "زمیندار" اپنی بے غیرتی اور بے حمیتی پر ماتم کرے گا۔ جس نے ہندوؤں کی خوشنودی اور رضاجوئی پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کو قربان کرتے ہوئے "شدھی سماچار" کے متعلق لکھا ہے:۔

"یہ تمام خرافات ایک فرد واحد کے ناپاک آراء و افکار کا مجموعہ ہیں"۔ (زمیندار ۹ دسمبر)

اس سے بڑھ کر اسلام فروشی اور کیا ہو گی۔ جس کا "زمیندار" نے ثبوت پیش کیا ہے۔ خود ہندوؤں کو اعتراف ہے۔ کہ "شدھی سماچار" کے مضامین کے پیچھے کام کرنے والے اور لوگ ہیں۔ مگر "زمیندار" ایسے فتنہ پرداز لوگوں کی وکالت کرتا ہوا یہ لکھتا ہے۔ کہ صرف اسی آدمی کی طرف ایسا مضمون منسوب کیا جائے جس کے نام سے شائع ہو۔

اشارات

(از مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل جالندھری)

آریہ اخبارات شاہان اسلام کے خلاف جو ناسور اپنے سینوں میں رکھتے ہیں۔ اس کا مختصر تصور "ملاپ" (۷ر دسمبر) کی مندرجہ ذیل عبارت سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

"اب بھائی پرمانند جی نے لکھا ہے۔ کہ جو اخبار ایسی کمینگی کا اظہار کرتا ہے۔ اسے اپنا نام بجائے "پرتاپ" کے "اکبر" رکھ لینا چاہیئے۔ بات ہے تو پتہ کی لیکن "پرتاپ" والے اس پر عمل نہیں کرینگے ہاں اگر اس طرح سے سنہری روپہلی ٹھیکریاں زیادہ ملنے کی امید ہو تو پھر "اکبر" چھوڑ یہ اپنا نام "اورنگ زیب" بھی رکھ لیگا"۔

پرمانندی ذہنیت کا مہلک اثر ہندو عنصر کے رگ و ریشہ میں سرائت کر رہا ہے۔ اور ہندوؤں کی تاریخ سے نا واقفیت (جو قریباً ہر ہندو کہلانے والے کی پہلی علامت ہے۔) کا بدیہی نتیجہ ہے کہ ان کا بیشتر حصہ اکبر جیسی مرنجان مرنج اور اورنگ زیب جیسی متدین و متشرع ہستی کو "کمینگی" میں ضرب المثل قرار دیتا ہے۔ گویا ان کے ہاں اکبر اور اورنگ زیب کا نام ہی گالی بن گیا ہے۔ ع

تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو۔ کیا ایسے ہی "غیر متعصب" اذہان کی شرمندۂ احسان "نہرو رپورٹ" کو تسلیم کرانے کے لئے "زمیندار" دیوانہ وار اپنوں بیگانوں کے منہ آ رہا ہے؟

جب بھائی پرمانند سا ہندو پرست اعلان کرتا ہے۔ کہ "میری رائے ہے کہ ان چوٹوں کی وجہ سے لالہ جی کی موت نہیں ہوئی ہے"۔ تو مسٹر ظفر علی خاں کی یہ بانگ بے ہنگام حق و راستی سے کیا نسبت رکھتی ہے۔ کہ "دو ہفتہ تک اس وحشیانہ ٹھیٹی کے صدمہ سے گھل گھل کر ۱۷ر نومبر ۱۹۲۸ء کو مظلومیت ہند کا یہ پیکر نحیف رہگرائے عالم جاودانی ہو گیا"۔ (زمیندار ۱۳ر دسمبر) ہم تو اس راوی "صداقت شعار" کی کذب بیانی پر ہی انگشت بدنداں تھے۔ کہ مابعد کی سطور میں اور ہی گل کھلا ہوا نظر آیا۔ آپ نے "معجزات لاجپتی" کے ذیل میں یہاں تک لکھ مارا۔

"دوسرے ہی دن ولایت سے ایک مہیب طوفان کی خبر آئی جس کے تھپیڑوں نے جنوبی انگلستان کے ایک بڑے رقبہ کو تہ و بالا کر دیا۔ اور تہذیب انسانی کے کئی استادوں کو جیتی جاگتے میں اسی اخروی دربار کے سامنے لا کھڑا کیا۔ جہاں لاجپت رائے اپنا خون بہا طلب کرنے کے لئے پہونچ چکے تھے"۔

محض "خوش اعتقادی" کے ماتحت اس قدر مبالغہ آفرینی نقاش کندہ ناتراش کا ہی کام ہے۔ ورنہ ہر عقلمند جانتا ہے کہ اگر یہ طوفان "خون بہا" کی ادائیگی کیلئے "وارنٹ" تھا۔ تو سب سے پہلے ان افسروں اور سپاہیوں پر اس کا نزول ہونا چاہیئے تھا جن کے ہاتھوں نے لٹھ برسائے۔ یہ اگر غلطی تھی۔ تو اس میں جنوبی انگلستان کے استادان تہذیب انسانی کی گرفتاری کس قانون کی بنا پر ہوئی۔ عجیب انصاف ہے۔ کہ اصل مجرم تو ویسے ہی دندناتے پھریں۔ مگر سینکڑوں میل دور کے ناکردہ گناہ "خون بہا" ادا کرنے کیلئے دربار اخروی میں کھینچے جاویں۔ یہ تو بقول مولوی ثناء اللہ پنجابی مثل "نانی خصم کرے۔ دھوتا چٹی بھرے" والی بات ہے۔ تعالیٰ شانہ عما یقول الظالمون

"نقاش" کی کجروی کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ لاجپت رائے کی ثناگوئی میں اسلام اور اصول اسلام کو ہی خیر باد کہہ رہا ہے۔ لکھتا ہے:۔

"ملک جارج پنجم بے چارے نہ لینے میں نہ دینے میں۔ قصور حکومت کا یا انڈیا آفس کا جس نے ہنتوں کے ایک بے آزار گروہ کو اپنے لشکریوں سے پٹوا کر لہولہان کر دیا۔ لیکن بھیڑے مفت میں ماخوذ ہو رہے ہیں حضور ملک معظم کے۔ سچ ہے گناہ قوم کرتی ہے اور خمیازہ اٹھانا پڑتا ہے قوم کے سردار کو۔ یہ پینل کوڈ کا ضابطہ نہیں۔ عرش معلی کا قانون ہے۔ جس کی زد سے نہ کوئی قیصر بچ سکتا ہے۔ اور نہ کوئی ملک"۔

اگر آپ اپنی ترنگ میں اس امر کو "عرش معلی کا قانون" قرار نہ دیتے تو شاید ہمیں اس پر لکھنے کی ضرورت نہ پیش آتی۔ جب ملک معظم نہ لینے میں ہیں نہ دینے میں۔ تو ان پر خمیازہ کیسا؟ یہ تو صریح سکھا شاہی ہے قرآن پاک فرماتا ہے۔ لا تزر وازرة وزر اخرىٰ۔ کوئی جان کسی دوسرے کا خمیازہ نہ اٹھائیگی۔ عرش معلی کا قانون "اندھیر نگری" نہیں۔ کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی۔ وہاں تو لیس للانسان الا ما سعیٰ کا انصاف پرور قانون جاری ہے

قبل از وقت بتلائی ہوئی پیشگوئیوں کے مطابق زلازل کا وقوع یا دیگر تاثرات کا ظہور خواہ کسی ملک میں ہو۔ ان الہامات کی صداقت پر بین دلیل ہے۔ اور جملہ اہل اسلام حضور سرور دو عالم کی ایسی مختلف پیشگوئیوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن مولوی ثناء اللہ امرتسری اسے "مرزائی خوش اعتقادی" قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"مرزائی خوش اعتقادی کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ جاپان میں زلزلہ آیا۔ تو مرزا صاحب کی نبوت کا اثر اس کو بتایا گیا"۔ (اہلحدیث ۵ اکتوبر)

گویا مولوی صاحب کے نزدیک جاپان ایسے دور ملک کے زلزلہ کو نشان صداقت قرار دینا محض "خوش اعتقادی" ہے۔ کیا مولوی صاحب ان تمام نشانات اور اثرات کا انکار کر سکتے ہیں۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی صداقت کے لئے ایران۔ مصر۔ روم۔ ہندوستان اور دیگر ممالک میں ظہور پذیر ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں؟ ہمارے نزدیک انہیں اس قدر "بداعتقاد" ہونیکی معقول وجہ نہیں۔ باقی رہے "مرزائی" سو وہ تو انبیاء کے متعلق ابتداء سے ہی اسی "خوش اعتقادی" کے قائل رہے ہیں۔ کیونکہ ان کا پیشوا فرماتا ہے ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم — گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

ہاں آپ اتنا تو فرمائیے۔ کہ آپنے اپنے اہلحدیث برادر "آقائے ظفر علی خاں" کے مندرجہ بالا فقرات پر کیا ارشاد فرمایا ہے۔ جن میں انہوں نے جنوبی انگلستان کے "مہیب طوفان" کو پنجابی لاجپت رائے کی "مسیحائی" کی دلیل گردانا ہے؟ "الساکت عن الحق شیطان اخرس" کو مدنظر رکھکر فرمائیں۔ کہ کیا یہ وہابی "بداعتقادی" کی بدترین مثال نہیں بئس للظالمین بدلا۔

الفضل ۱۳ر نومبر کے نمبرہ "اشارات" میں کاغذی "شیر" کے تذکرہ میں ہندو اخبارات کی اس جدت پسندی کی داد دیتے ہوئے کہ انہوں نے لالہ لاجپت رائے کو "شیر پنجاب" قرار دیکر ان کی تصویر کو باقاعدہ "شیر" کے رنگ میں پیش کیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ شیر پنجاب کے متنازعہ فیہ لقب کی تخصیص کے لئے آپ کو بھی امتیازی شان پیدا کرنی چاہیئے۔ مولوی صاحب اس پر بہت برہم ہوئے۔ اور اس لقب کے معنی ہونے سے انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"رہا اس لقب میں تنازعہ ہونا سو یہ بھی غلط ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں۔ ایک لفظ خان بہادر۔ رائے بہادر وغیرہ سے بیسیوں اشخاص ملقب ہوتے ہیں حتیٰ کہ مسیح اور مہدی کے ملقب بھی بہت ہیں"۔

اس شان بزدلی کے باوجود محض بعض لوگوں کے "شیر پنجاب" کہدینے پر پھولے نہ سمانا یقیناً حماقت ہی۔ جناب مولانا! شیر اپنے بیشہ میں یکہ و تنہا ہوتا ہے۔ اسی بناء پر اسے "جنگل کا بادشاہ" کہتے ہیں۔ ایک سرزمین میں ایک ہی شیر ہو سکتا ہے۔ اور وہ یقیناً وہی ہے۔ جس نے کہا ع الا انی اسد واذا تعلب۔ نہ وہ جو "بیسیوں اشخاص" کو شیر پنجاب تسلیم کرتا ہو۔ اس کمزوری کے مظاہرہ کے بعد "شیر" کہلانا اس لقب کی سخت توہین ہے۔ مولوی صاحب کے نزدیک یہ محض خان بہادر کے سرکاری لقب کی طرح ہے جس میں بہادری کا فی الواقع پایا جانا ضروری نہیں۔ بلکہ بہت ممکن ہے۔ کہ "خان بہادر" کہلانے والا پرلے درجہ کا بزدل ہو۔ یہی حال اس "شیر پنجاب" کا ہی جو لومڑیوں کی طرح دم دباتا نظر آتا ہے۔ "مسیح اور مہدی کے ملقب" بہت ہیں۔ مگر صادق تو ایک ہی ہے جو وعدہ کے مطابق اور باد دلائل سماوی مشہود الصدق ہے۔ نہ کہ "بیسیوں اشخاص"۔ مانا کہ آپ دم اور چار پیر تو لگائیں گے۔ مگر اتنی جرأت تو چاہیئے۔ کہ رقیبوں کو دم مارنے کا یارا نہ رہے کیا اسی برتے پر "قادیانی شیر" سے پنجہ بازی کی ڈینگ مار رہے ہیں ع

ہاتھ شیروں پہ نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن)

آنحضرت کا فقر اور صحابہ کا ایثار

ایک دفعہ ایک مہمان آنحضرتؐ کے پاس آیا۔ آپ نے اپنی سب گھروں میں آدمی بھیجکر کھانا منگوایا۔ مگر کہیں کچھ نہ ملا۔ اور سب بی بیوں نے یہی کہلا بھیجا۔ کہ پانی کے سوا ہمارے ہاں اور کچھ کھانے کو نہیں ہے۔ اس پر آنحضرت صلعم نے صحابہ سے فرمایا۔ کہ کوئی ہے جو اس مہمان کو آج اپنے ہاں لیجائے۔ اور کھانا کھلائے یہ سنکر انصار میں سے ایک صحابی اٹھے۔ اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ان کو اپنے ہاں لیجاؤں گا۔ چنانچہ وہ ان کو گھر لے گئے۔ اور اپنی بی بی سے کہا۔ کہ یہ آنحضرتؐ کے مہمان ہیں۔ ان کی اچھی طرح خاطر کرو۔ بی بی نے میاں کو الگ بلا کر کہا۔ کہ گھر میں تو سوائے اپنے بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہیں ہے۔ اس انصاری نے کہا۔ کہ بی بی تم کھانا تیار کرکے چراغ روشن کر دینا۔ اور بچوں کو کسی طرح بہلا کر سلا دینا۔ پھر مہمان کو اور مجھ کو کھانے کے لئے بلا لینا چنانچہ ان بی بی نے ایسا ہی کیا۔ بچوں کو تو بہلا کر سلا دیا۔ اور کھانا تیار کرکے چراغ جلا کر مہمان کو بلایا۔ کھانا اس کے سامنے رکھا۔ اور دونوں میاں بیوی اس کے ساتھ کھانے بیٹھ گئے۔ اور جیسے کہ پہلے صلاح ہو چکی تھی۔ وہ بیوی اٹھیں اور چراغ کی بتی درست کرنے لگیں۔ اور اس ترکیب سے چراغ بجھا دیا (ان دنوں میں دیا سلائیاں نہ تھیں۔ اس لئے چراغ بجھ جاتا۔ تو اس کا پھر جلانا بڑا دقت لیتا تھا۔ چنانچہ وہ لوگ اندھیرے میں ہی کھانے بیٹھے گئے۔ وہ مہمان تو کھانا کھاتے رہے۔ مگر یہ میاں بیوی دونوں صرف خالی منہ اسی طرح چلاتے رہے جس سے مہمان یہ سمجھے کہ وہ بھی کھا رہے ہیں۔ غرض مہمان نے تو پیٹ بھر کر کھانا کھالیا۔ اور گھر والے اور ان کے بچے سب بھوکے سو رہے جب صبح ہوئی۔ تو وہ انصاری صبح آنحضرت صلعم کی مسجد میں حاضر ہوئے۔ آپ ان کو دیکھکر ہنسے اور فرمایا کہ تم میاں بیوی کی رات والی بات سے اللہ تعالٰے کو بھی ہنسی آگئی۔ اس کے بعد ان لوگوں کے ایثار کی تعریف قرآن مجید میں بھی نازل ہوئی۔ (رضی اللہ عنہم)

عدل

فاطمہ نام ایک خاندانی عورت نے آنحضرت صلعم کے زمانہ میں چوری کی۔ اور چوری کی سزا یہ تھی کہ چور کا ہاتھ کاٹا جائے کئی لوگوں نے آپس میں کہا۔ کہ یہ عورت بڑے معزز خاندان کی ہے۔ کوئی جرأت والا اس کی سفارش آنحضرت صلعم سے جا کر کرے تو اچھا ہو۔ مگر کسی کو اس بات کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ اسامہؓ آپ کے بہت پیارے تھے۔ انہوں نے کہا۔ اچھا میں آنحضرت صلعم سے اس کا ذکر کروں گا۔ جب انہوں نے آنحضرتؐ سے اس عورت کی سفارش کی تو آپ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا۔ اور فرمانے لگے۔ کہ بنی اسرائیل میں یہ دستور ہے۔ کہ جب کوئی بڑا آدمی چوری کرتا ہے۔ تو اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی غریب آدمی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے ہیں۔ مگر میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں ؛

شکرگذاری

ایک دفعہ آنحضرت صلعم نے بہت سی انصاری عورتوں اور بچوں کو ایک شادی سے آتے ہوئے دیکھا آپ انہیں دیکھکر کھڑے ہوگئے۔ اور فرمایا۔ خدا گواہ ہے۔ کہ تم لوگ مجھے سب سے زیادہ پیارے ہو ؛

اصحاب صفہ کی حالت اور آپکی ایک کرامت

حضرت ابوہریرہؓ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ یہ لوگ آنحضرتؐ کی مسجد میں پڑے رہتے تھے۔ اور وہیں سوتے تھے۔ دن کو کچھ مزدوری مل گئی۔ تو کرلی۔ ورنہ خیر۔ نہ ان لوگوں کے اہل وعیال تھے۔ نہ ان کے پاس مال تھا۔ نہ کسی کے ذمہ ان کا کھانا تھا۔ جب آنحضرت صلعم کے پاس صدقہ کی کوئی چیز آتی تھی۔ تو ان کو دیدیا کرتے تھے۔ اور جب کوئی تحفہ آتا۔ تو کچھ اپنے لئے رکھ لیتے۔ اور باقی ان لوگوں کو بانٹ دیتے تھے۔ یہ لوگ آپ کی صحبت میں رہکر دین کا علم سیکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ خود فرماتے ہیں۔ کہ خدا کی قسم بعض دفعہ بھوک کے مارے میں زمین پر پیٹ لگا کر لیٹ جاتا اور بعض دفعہ پیٹ سے پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن میں فاقہ سے تنگ آکر لوگوں کے رستہ میں بیٹھ گیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ میرے سامنے سے گذرے۔ میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت کا مطلب پوچھا۔ اور صرف اس لئے کہ مجھ کچھ کھلا دیں مگر انہوں نے خیال نہ کیا۔ اور مطلب بتا کر چلدئے۔ پھر حضرت عمرؓ گذرے۔ میں نے ان سے بھی اسی مطلب کے لئے ایک آیت پوچھی۔ مگر وہ بھی مطلب بتا کر یونہی چلے گئے۔ کچھ نہ کھلایا۔ اتنے میں آنحضرتؐ وہیں سے گذرے اور مجھے دیکھکر مسکرائے اور میرے دل کی بات اور چہرہ کی حالت سمجھ گئے۔ اور فرمانے لگے۔ اے ابوہریرہ۔ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ۔ فرمایا میرے ساتھ چلو۔ میں آپ کے پیچھے ہولیا۔ آپ مجھے گھر میں لے گئے۔ میں نے دیکھی۔ کہ ایک پیالہ دودھ کا وہاں رکھا ہے۔ آپ نے پوچھا یہ کہاں سے آیا۔ گھر والوں نے کہا۔ یہ آپ کے لئے ایک عورت تحفہ دے گئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ابوہریرہ جاؤ سب اصحاب صفہ کو بلا لاؤ۔ مجھے یہ بات بہت ناگوار گذری۔ اور میں نے خیال کیا۔ کہ اتنا سا تو دودھ ہے۔ کس کس کے پیٹ میں جائیگا۔ بہتر تو یہ تھا۔ کہ یہ سب مجھے مل جاتا۔ تو کچھ سہارا ہو جاتا۔ اب جو سب اصحاب صفہ آئیں گے۔ تو میرے لئے خاک بچیگا۔ مگر خیر میں اٹھا اور سب صفہ والوں کو اندر گھر میں بلا لایا۔ آنحضرت نے فرمایا۔ کہ اے ابوہریرہ اب تم ان سب کو یہ دودھ پلاؤ۔ میں نے وہ پیالہ لیا۔ اور ایک آدمی کو دیا۔ اس نے پیٹ بھر کر دودھ اس میں سے پیا اور پھر وہ پیالہ مجھے واپس دیدیا۔ میں نے دوسرے شخص کو وہ پیالہ دیا۔ اس نے اپنا پیٹ بھر کر مجھے واپس کیا۔ اسی طرح ایک ایک کرکے میں دیتا جاتا تھا۔ اور وہ لوگ سیر ہوکر مجھے پیالہ واپس کرتے جاتے تھے۔ جب سب پی چکے۔ تو میں نے وہ پیالہ آنحضرت صلعم کی طرف بڑھایا۔ آپ اسے ہاتھ میں لیکر مسکرائے اور مجھ سے فرمانے لگے کہ اب فقط تم اور میں باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے کہا۔ ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا بیٹھ جاؤ اور اسے پیو۔ میں نے تعمیل حکم کی۔ اور جتنی خواہش تھی پی لیا آپنے پھر کہا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ آپنے پھر کہا اور پیو میں نے بمشکل اور پیا۔ اور عرض کیا۔ کہ اب میرے پیٹ میں ذرہ جگہ باقی نہیں رہی۔ اسپر آپنے وہ پیالہ خود لے لیا اور بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھکر باقی بچا ہوا نوش فرمالیا۔

پیاسے شہید

ابوجہل کے ایک بیٹے تھے۔ ان کا نام تھا عکرمہؓ۔ وہ بھی فتح مکہ کے زمانہ تک آنحضرت سے لڑائیاں لڑتے رہے۔ آخر واحد خدا کا غلبہ اور بتوں کی شکست دیکھکر وہ مسلمان ہوگئے۔ اور جیسے پہلے کفر کے جوش میں آپ سے دشمنی کرتے تھے۔ مسلمان ہوکر اس سے بڑھکر جوش کے ساتھ اسلام کی خدمت کرنے لگے۔ ان کے مرنے کا قصہ عجیب ہے۔ ایک جنگ (یرموک) میں یہ زخمی ہوکر گرے۔ ان کے ساتھ اور مسلمان بھی زخمی پڑے تھے۔ جب لوگ ان مجروحین کو میدانِ جنگ سے اٹھا کر لائے تو ان زخمیوں میں سے ایک شخص حارثؓ نے پانی مانگا۔ جب پانی آیا۔ تو عکرمہؓ نے پانی کی طرف دیکھا۔ حارثؓ نے یہ دیکھکر پانی لانے والے سے کہا۔ کہ یہ پانی عکرمہؓ کو پلا دو۔ جب عکرمہؓ نے پانی لیا۔ تو ایک تیسرے مسلمان نے جن کا نام عیاشؓ تھا۔ ان کی طرف پیاسی نظر سے دیکھا۔ عکرمہؓ نے پانی بغیر چکھے واپس کر دیا۔ اور لانے والے کو کہا۔ کہ یہ پانی عیاشؓ کو دیدو۔ جب وہ شخص عیاشؓ کے پاس پانی لیکر پہونچا تو اتنے میں ان کا دم نکل چکا تھا وہ عکرمہؓ کی طرف مڑا اور پانی لیکر جھکا تو دیکھا کہ وہ بھی وفات پا چکے ہیں۔ وہاں سے ہٹکر وہ حارثؓ کے پاس پہونچا۔ معلوم ہوا کہ ان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون یہ تھی سچی ہمدردی اور ایثار صحابہ کا۔ اور یہی وہ لوگ تھے۔ جو پہلے دنیا میں بدترین گمراہ اور لوگوں کا حق مار لینے والے اور پانی کے بدلے انسانی جانوں کو تلف کر دینے والے تھے۔ مگر آنحضرت صلعم کی ایک نظر نے ان کی کایا پلٹ دی۔ اور انہیں خاک سے کندن بنادیا) اللھم صل علی محمد

شراب نے لنگڑا کر دیا

ایکدفعہ آنحضرتؐ کی خدمت میں کچھ لوگ ایک قبیلہ کے آئے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ملک کی آب وہوا اچھی نہیں۔ اس لئے ہم چھوارے بھگو کر ان کا پانی پیا کرتے تھے۔ کیا ہم ایسا کر لیا کریں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس کا کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر کسی شراب کے برتن میں چھوارے نہ بھگونا ورنہ چھواروں کے پانی میں بھی نشہ پیدا ہو جائیگا۔ اور تم وہ نشہ والا پانی پیکر ایکدوسرے سے لڑنے لگوگے۔ اور یہاں تک نوبت پہونچیگی کہ ایک کی تلوار سے دوسرے کا پیر زخمی ہو جائیگا۔ اور وہ بیچارہ عمر بھر کیلئے لنگڑا ہو جائیگا۔ آپ کی یہ بات سنکر وہ لوگ بہت ہی ہنسے آپ نے پوچھا اتنا کیوں ہنستے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ خدا کی قسم ایک دفعہ ایسا ہی ہو چکا ہے۔ ہم لوگوں نے شراب کے برتنوں میں چھوارے بھگو دئے۔ پھر جو ان کا پانی پیا تو ایسا نشہ ہوا کہ ہم آپس میں ہی لڑ پڑے۔ اور یہ لنگڑا شخص جو سامنے کھڑا ہے۔ اس کو ایسی تلوار لگی کہ بیچارہ ہمیشہ کیلئے ایک ٹانگ سے معذور ہوگیا ؛

پٹھانکوٹ میں احمدیت کی زبردست فتح

انجمن نظام المسلمین پٹھانکوٹ کے جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے مولوی کرم الدین آف بھین نے احمدیت کے خلاف نہایت بیہودہ سرائی کی۔ اور جماعت احمدیہ کو مباحثہ کے لئے چیلنج کیا۔ جس کو فوراً منظور کر لیا گیا۔ شرائط کے تصفیہ میں انجمن مذکور نے بہت تشدد کیا تاکہ کسی طرح سے جان بچے۔ آخر قہر درویش بر جان درویش ۲۴ و ۲۵ نومبر مباحثہ کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ مناظرہ قرار پایا۔ اور مضمون صرف "صداقت مسیح موعودؑ" تھا۔ گویا دونوں روز غیر احمدی مناظر بحیثیت معترض پیش ہوتے رہے۔ اور احمدی مناظر جواب دیتے رہے۔ باوجودیکہ شرائط نہایت کڑی تھیں جس کا اقرار خود مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی کیا۔ مگر اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے دونوں روز احمدیت کو کھلا غلبہ عطا فرمایا۔ اور معاند دشمن بھی احمدیت کے دلائل کا لوہا مان گئے۔ الحمد للہ

۲۴ نومبر کو پہلے مباحثہ میں جو ۸ بجے سے ۱۲ بجے دن تک تھا ہماری طرف سے جناب مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی اور فریق مخالف کی طرف سے مولوی کرم الدین صاحب بھین مناظر تھے۔ ہمارے فاضل مناظر نے خدا کے فضل سے ہر ایک اعتراض کا تسلی بخش جواب دیا۔ مولوی کرم الدین صاحب کی بے بسی اسی سے صاف عیاں تھی۔ کہ بار بار کمل جواب پانے کے باوجود انہی اعتراضوں کو رٹتے چلے جاتے تھے۔ وفات مسیحؑ کے ضمنی ذکر پر مولوی کرم الدین صاحب نے کہا۔ ہم اب آپ کے "داؤ" میں نہیں آسکتے۔

دوسرا وقت ۲ بجے سے ۶ بجے تک تھا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے حافظ محمد شفیع صاحب اور ہماری جانب سے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل مناظر تھے۔ حافظ صاحب نے وہی فرسودہ اعتراضات پیش کئے جن کے بارہا جواب دئے جا چکے ہیں۔ احمدی مناظر نے نہایت وضاحت سے تمام اعتراضات کا قلع قمع کر دیا۔ حافظ صاحب کا سب سے بڑا اعتراض محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق تھا۔ مگر مولوی اللہ دتا صاحب نے اس کو بالکل عام فہم پیرایہ میں سمجھا دیا۔ جس پر حافظ صاحب کو خاموشی اختیار کرنی پڑی۔ مولوی صاحب نے متعدد حوالہ جات کی روشنی میں بتایا۔ کہ اس پیشگوئی کے تین بڑے حصے ہیں۔ اول احمد بیگ کی موت۔ دوسرے داماد احمد بیگ مرزا سلطان محمد کی موت۔ تیسرے سلطان محمدؐ کی موت کے بعد محمدی بیگم کا نکاح نکاح کا ہونا سلطان محمدؐ کی موت پر موقوف اور آخری قدم ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۶ و تتمہ صفحہ ۱۳۲) خود حضرت مسیح موعودؑ نے صاف لکھا ہے "ایک شخص احمد بیگ نام ہے۔ اگر وہ اپنی بڑی لڑکی اس عاجز کو نہیں دیگا۔ تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائیگا۔ اور وہ جو نکاح کریگا۔ وہ روز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا۔ اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہو گی۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء حاشیہ) نکاح کے متعلق اعتراض ایسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ جب سلطان محمدؐ پر موت وارد ہو چکی ہو اب بتلاؤ کیا احمد بیگ میعاد کے اندر مرا یا نہیں؟ وہ تو پانچویں مہینہ مر گیا۔ گویا پہلا حصہ تم کو مسلم ہے۔ اور تیسرا حصہ مشروط۔ سوال فقط سلطان محمدؐ کے نہ مرنے کا ہے۔ جس کا جواب حضرت مسیح موعودؑ کی متعدد کتب میں موجود ہے۔ کہ "احمد بیگ کے مرنے سے بڑا خوف اس کے اقارب پر غالب آگیا۔ یہاں تک کہ بعض نے ان میں سے میری طرف عجز و نیاز کے ساتھ خط بھی لکھے۔ کہ دعا کرو۔ پس خدا نے ان کے خوف اور اسقدر عجز و نیاز کی وجہ سے پیشگوئی کے وقوعے میں تاخیر ڈال دی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۶)

پھر اس خوف کے غالب آنے کے ثبوت میں حضور نے یہاں تک تحدی فرمائی۔ اور لکھا: "ضرور ہے۔ کہ یہ وعید کی موت اس (داماد احمد بیگ) سے تھمی رہے۔ جب تک کہ وہ گھڑی آجائے کہ اس کو بے باک کر دیوے۔ سو اگر جلدی کرنا ہے۔ تو اٹھو اور اس کو بے باک اور مکذب بناؤ۔ اور اس سے اشتہار دلاؤ۔ اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھو۔" پھر لکھا ہے:۔

"فیصلہ تو آسان ہے۔ احمد بیگ کے داماد سلطان محمدؐ کو کہو۔ کہ تکذیب کا اشتہار دے۔ پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالےٰ مقرر کرے اگر اس سے اسکی موت متجاوز کرے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔" (انجام آتھم صفحہ ۳۲ حاشیہ)

اس اشتہار کے بعد حضرت مسیح موعودؑ بارہ سال تک زندہ رہے۔ مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ سلطان محمدؐ سے تکذیب کا اشتہار دلاتا پس حضرت اقدس کا دعوےٰ برحق ہے۔ اور سلطان محمد کی موت کی تاخیر کی وجہ ظاہر ہے۔ وعید سے بچنے کے لئے بیعت شرط نہیں جیسا کہ سورہ دخان ع۱ کی آیت انا کاشفوا العذاب قلیلاً انکم عائدون سے ظاہر ہے۔

مولوی صاحب کے اس واضح استدلال کا حافظ صاحب سے کوئی جواب نہ بن سکا۔ حافظ صاحب نے بمشکل ۴ بجے تک وقت گذاری کی۔ پھر سانس توڑ بیٹھے۔ آخر مولوی کرم الدین صاحب نے جو اسوقت صدر تھے اپنے مناظر کی کمزوری دیکھ کر بقیہ وقت کی معافی طلب کی۔ چونکہ حق واضح ہو چکا تھا۔ اس لئے ان کی درخواست کو منظور کر لیا گیا۔

۲۵۔ نومبر کو پہلے مناظرہ میں غیر احمدیوں کی جانب سے مولوی ثناء اللہ امرتسری پیش ہوئے۔ اور ہماری طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مناظر تھے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے پہلے آدھ گھنٹہ میں تین اعتراض کئے (۱) یدفن معی فی قبری (۲) یہل ابن مریم بفج الروحاء (۳) سلطان محمدؐ کیوں نہ مرا۔ احمدی مناظر نے ۱۵ منٹ میں ہر ایک اعتراض کے کئی کئی جواب پیش کئے۔ جن کو مولوی صاحب آخر تک نہ توڑ سکے۔ یدفن معی فی قبری کے پانچ جواب دئے گئے اول۔ یہ ابن جوزی کی روایت ہے۔ جو ہرگز قابل استناد نہیں۔ دوم۔ اس حدیث میں مذکور ہے۔ کہ ابوبکرؓ عمرؓ کی قبروں کے لئے حضور سرور کائناتؐ نے اس حجرہ میں جگہ متعین کر دی تھی۔ لیکن یہ بات بخاری کی حدیث کے صریح خلاف ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے بوقت وفات حضرۃ عائشہؓ کی طرف پیغام بھیجا۔ کہ آپ اجازت دیں تو میں وہاں دفن ہو جاؤں۔ حضرۃ عائشہؓ نے فرمایا "لاوثرنہ الیوم علی نفسی" میں آج حضرت عمرؓ کو اپنے نفس پر ترجیح دیتی ہوں یعنی میں نے یہ جگہ اپنے لئے رکھی ہوئی تھی۔ مگر آج آپ کے لئے ایثار کرتی ہوں۔ لیکن اگر حضورؐ نے وہ جگہ حضرت عمرؓ کے لئے مقرر کر رکھی تھی۔ تو پیغام بھیجنے کے کیا معنی؟ اور حضرۃ عائشہؓ کے ایثار کا کیا مطلب؟ سوم۔ اس حدیث کو ظاہر پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ ورنہ آنحضرتؐ کی قبر مبارک کو پھاڑ کر حضرت مسیحؑ کو وہاں دفن کرنا ہوگا۔ تا یدفن معی فی قبری ہو سکے۔ چہارم۔ الموطا للامام مالک کتاب الجنائز میں حضرۃ عائشہؓ کی رؤیا در ثلاثۃ اقمار" مندرج ہے۔ پس اس حجرہ میں چوتھے چاند کی گنجائش نہیں۔ ورنہ رؤیا غلط ہو جائے گی۔ پنجم۔ اس جگہ روحانی قبر مراد ہے۔ جس کا ذکر آیت ثم اماتہ فاقبرہ میں موجود ہے۔

دوسرے اعتراض لیہلن ابن مریم کے متعلق مولوی صاحب نے فرمایا جس مسلم شریف میں حضرت مسیح کے حج کرنے کے لئے احرام باندھنے کا ذکر کیا ہے۔ اس میں حضرت یونسؑ اور حضرت موسےٰؑ کے احرام باندھنے اور لبیک لبیک کہتے ہوئے حج کے لئے جاتے ہوئے دیکھنے کا ذکر بھی ہے۔ گویا یہ پہلے مسیحؑ کے متعلق ہے۔ اس سے حضرت مسیح موعودؑ پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اس کو آنے والے موعود کی علامت سمجھا جائے۔ تو بخاری شریف کی حدیث سے جہاں طواف بیت اللہ کا ذکر ہے۔ یہ صاف کھل جاتا ہے۔ کہ یہ ایک کشفی نظارہ ہے جس کی تعبیر امام محمد طاہر نے مجمع البحار میں خدمت اسلام کی ہے اور حضرت مرزا صاحبؑ نے بقول مولوی محمد حسین بٹالوی بھی بے نظیر خدمت اسلام کی ہے۔ لہٰذا دونوں طرح سے اعتراض باطل ہے۔

سلطان محمدؐ کے نہ مرنے کی وجہ انجام آتھم کے مندرجہ بالا الفاظ میں بتا دی گئی۔ غرض مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراضات کے جواب احمدی مناظر نے نہایت شرح و بسط سے دئے۔ یہاں تک کہ بعض تعلیم یافتہ ہندوؤں تک نے اقرار کیا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اب وقت پورا کرنے کے لئے صرف انہی اعتراضات کو بار بار پیش کر رہے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے قبر کو مقبرہ کے معنوں میں بیان کیا۔ مگر جب لغت کا حوالہ طلب کیا گیا۔ بلکہ بار بار چیلنج کیا گیا۔ تو مولوی صاحب کو سخت شرمندہ ہونا پڑا۔

سلطان محمدؐ کے اشتہار کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے "اہلحدیث" ۸ مارچ ۱۹۲۴ء میں اس کے الفاظ شائع کرا دئے ہیں۔ کہ میں نہیں ڈرا۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ میں نے سلطان محمدؐ سے پوچھا۔ کہ مرزائی جو عکس تمہارے خط کا شائع کر رہے ہیں (تشحیذ الاذہان میں شائع شدہ خط مراد ہے) کیا یہ تمہارا ہے۔ اس نے کہا ہاں میرا ہے۔ "شریف شریفوں کے متعلق ایسا ہی لکھا کرتے ہیں۔"

اس پر فاضل جالندھری نے بتلایا۔ کہ آپ نے جو کچھ شائع کیا اگر اسکو صحیح تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی یہ بعد از وقت ہے۔ اس سے انجام آتھم والا مطالبہ پورا نہیں ہوتا ہے۔ وہاں تو صاف الفاظ ہیں۔ "پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالےٰ مقرر کرے اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے۔ تو میں جھوٹا ہوں"

مگر آپ مدعی کی وفات کے سولہ سال بعد چند الفاظ شائع کر رہے ہیں۔ ع مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد

اس تشریح سے مولوی صاحب نے سٹ پٹا کر کہنا شروع کر دیا۔ کہ اشتہار کے معاملہ کو ہی جانے دو۔ مولوی صاحب نے "فاقبرہٗ" کو مہملہ فی قوۃ الجزئیۃ کہکر بھی ندامت اٹھائی۔ جبکہ ان سے کہا گیا۔ کہ پھر تو سب انسان نہ نطفہ سے پیدا ہوتے اور نہ مرتے ہیں اور نہ ہی سب کا نشور ہوگا۔ بلکہ بعض کا ہوگا (نعوذ باللہ) اور ایسا ہی اگر روحانی قبر نہ ہو۔ تو عذاب قبر تو صرف مسلمانوں کے لئے رہ جائیگا ہندو پارسی وغیرہ بچ جائیں گے۔ غرض مولوی ثناء اللہ صاحب کو سخت ذلت اٹھانی پڑی۔ آپ نے کھسیانہ ہو کر مولوی اللہ دتا صاحب کو کہا۔ کہ آپ "منڈے" ہیں۔ جس کا مولوی صاحب موصوف نے نہایت برجستہ جواب دیا۔ کہ ابوجہل کے قاتل بھی "منڈے" (نوجوان لڑکے) ہی تھے۔ چار گھنٹہ تک مباحثہ رہا۔ مگر مولوی صاحب نے "آخری فیصلہ" کی طرف رخ تک نہ کیا۔ جانتے تھے۔ کہ پھر "مفسد دغا باز۔ اور نافرمان لوگوں" میں شامل ہونا پڑیگا اخیر تک آپ بار بار انہی تین اعتراضات کو دہراتے رہے۔ اور ان معیاروں کو چھوا تک نہیں۔ جو مولوی اللہ دتا صاحب نے صداقت مسیح موعود کے لئے قرآن پاک سے پیش کئے تھے:

دوسرا مناظرہ ۲ بجے سے شروع ہوا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی کرم دین صاحب ساکن بھیں مقرر ہوئے۔ اور ہماری طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مناظر تھے۔ مولوی کرم دین صاحب نے حسب عادت لن ترانیاں کہنی شروع کیں۔ مگر بے سود۔ مولوی اللہ دتا صاحب نے قرآن کریم سے صداقت مسیح موعود کیلئے زبردست اصول قائم کئے جن کا اخیر تک کوئی جواب نہ دیا۔ ہاں بعض الہامات پر اعتراض کئے۔ جن کے مدلل جواب پا کر درشت کلامی پر اتر آئے۔ مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۲۹ سے لئیم کذاب کی پیشگوئی پیش کی گئی جس کو سنتے ہی آپ کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ کیوں نہ ہوتا آپ بیتی تھی۔ آپ نے یہ کہا۔ کہ آتمارام مرزا صاحب کو چار گھنٹے پانی نہ پینے دیتا تھا۔ یہ مرزا صاحب کی بڑی بے عزتی تھی لیکن جب ہمارے مولوی صاحب نے پوچھا۔ کہ اگر یہی عزت و ذلت کا معیار ہے تو کیا آپ کے نزدیک حضرت امام حسینؓ کی ذلت ہوئی تھی۔ جو آپ کو یزیدی فوج نے پیاس کی حالت میں تڑپا تڑپا کر شہید کیا تھا۔ تو مولوی کرم دین صاحب حیران رہ گئے۔ مولوی کرم دین صاحب کی تمام شیخیاں کرکری ہو گئیں۔ اور وقت پورا ہونے سے قبل ہی دم بخود ہو گئے:

الحمد للہ کہ اس مباحثہ کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور تبلیغ کیلئے ایک عمدہ اور زرخیز زمین پیدا ہو گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے چاہا تو جلد یہ بیج بار آور ہوگا۔ ہم انجمن نظام المسلمین میٹھا کوٹ کا

الفضل للمتقدم

الفضل ۳۵ میں منارۃ المسیح کے چندہ کے لئے جو تحریک کی گئی ہے۔ اس پر بعض احباب نے لکھا ہے۔ کہ ہم باقساط روپیہ داخل کرا دینگے۔ ہمارا نام لکھ لیا جائے۔ اس کے متعلق میں وضاحت سے اطلاع کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ صرف ستر آدمیوں کے نام لینے ہیں۔ جو جو شخص روپیہ پہلے بھیجدینگے۔ صرف انہی کے نام درج رجسٹر ہوں گے سو اچھی طرح نوٹ فرما لیں۔ "الفضل للمتقدم" ذوالفقار علی خاں ناظر اعلیٰ قادیان۔

"قادیان کا بیش بہا تحفہ"
الفضل کا خاتم النبیّین نمبر

یہ وہ الفضل کا نمبر ہے جس کی دھوم تمام ہندوستان میں مچ گئی تھی۔ اور جس میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل پر مختلف مضامین درج ہیں۔ علاوہ علماء و فضلاء و ادباء کے سوا ستر تعلیم یافتہ خواتین کے بھی اس موضوع پر مضمون ہیں۔ ایک نادر مجموعہ ہے۔ جو دوسری بار چھپا ہے۔ حجم ۹۴ صفحے جلسہ سالانہ پر بجائے ۴ کے صرف ۲ روپیہ پرچہ دفتر منیجر الفضل سے مل سکیگا۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ یہ نمبر بہت سی تعداد میں خرید کر بطور قادیان کے تحفے کے اپنے احباب و اقرباء میں تقسیم کر کے فرض تبلیغ ادا فرمائیں: مہتمم طبع و اشاعت قادیان

سلسلہ کے اموال سب کے نام ارسال ہوں

ناظر صاحب اعلیٰ نے غالباً ایک بار اور میں نے غالباً تین بار قبل ازیں بذریعہ احمدیہ گزٹ و الفضل موجودہ طریق وصولی اموال سلسلہ سے احباب کو آگاہ کرنے کی کوشش کی۔ اور اس سے ایک حد تک احباب کی توجہ سے فائدہ بھی ہوا۔ مگر فی الحال ایک بہت بڑے حصہ کی توجہ کی سخت ضرورت ہے۔ جس کا اعادہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور وہ یہ ہے:۔

سلسلہ کے اموال خواہ وہ کسی صیغہ سے تعلق رکھتے ہوں سب دفتر محاسب میں جمع خرچ ہوتے ہیں۔ اس لئے خواہ وہ کسی ناظر یا عہدیدار کے نام ہوں۔ سب کے سب محاسب ہی وصول کر کے رسید تقسیم کرتا ہے:

اس بنا پر تمام احمدی جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو روپیہ بذریعہ بیمہ بنام ناظر صاحب بیت المال روانہ کیا جاتا ہے۔ وہ بھی محاسب ہی وصول کرتا ہے۔ فرستندہ اس خیال سے ناظر صاحب بیت المال کو مخاطب کرتے ہوئے ایک ہی خط میں تفصیل زر مرسلہ معہ دیگر حالات کے لکھ دیتا ہے۔ مگر اس میں یہ مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ کہ اگر وہ حصہ ایسے خط کا جس میں تفصیل زر مرسلہ ہوتی ہے۔ دفتر ناظر صاحب بیت المال میں دیا جائے۔ تو محاسب کے پاس کوئی سند نہیں رہتی۔ اور اگر اصل خط دفتر محاسب میں رکھ لیا جائے۔ تو قطع نظر اس کے کہ وقت زیادہ خرچ ہوگا۔ ناظر صاحب بیت المال کے پاس قابل وثوق ریکارڈ دستخطی فرستندہ نہیں رہتا:

ان مشکلات کو سامنے رکھ کر ایسا تو ہو سکتا ہے۔ کہ بیمہ میں ناظر صاحب کو علیحدہ کاغذ پر اپنا مافی الضمیر ظاہر کر دیا جائے۔ مگر محاسب کو جو تفصیل زر مرسلہ بھیجی جائے۔ وہ بالکل علیحدہ کاغذ پر صرف ایک ہی طرف ہو۔ تاکہ دفاتر متعلقہ کا ریکارڈ باقاعدہ اور خوش اسلوبی کے ساتھ رہ سکے۔ ایسا ہی جو احباب کوئی چیک جاری کرنا چاہیں۔ وہ بھی محاسب کے نام ہی جاری کیا کریں تاکہ اس کی وصولی کے لئے محاسب کو آسانی اور دقت کا بچاؤ بھی ہو سکے: محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

"شدھی سماچار" کے دلآزار مضمون کے خلاف
مسلمانوں کا جلسہ

بروز جمعہ ۱۴ دسمبر ۱۹۲۸ء زیر صدارت مستری اللہ بخش صاحب مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ہر فرقہ کے مسلمان شامل تھے۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے آریہ سماج کے ایسے تحریری اور تقریری دلآزار مضامین کے خلاف تقریر کی۔ آپنے فرمایا۔ ایسی روش کہ کسی کے بزرگ کو گالیاں دی جائیں۔ نہایت ہی گندی اور فتنہ انگیز ہے۔ اس سے کسی مذہب کی اشاعت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ دو قوموں کے تعلقات کشیدہ ہو جاتے ہیں۔ باوجودیکہ آریہ سماجی اپنی ایسی حرکات کی کئی بار سزا پا چکے ہیں۔ لیکن آئے دن انہیں سے ایسے لوگ ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہم گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسے بدزبان اور شرانگیز اشخاص کو سزا دے۔ جو مجرمین اور دوسروں کے لئے درس عبرت ہو۔ تاکہ اس قماش کے مفسد اور شرارتی لوگوں کو آئندہ ایسی شرارت کرنے کی جرأت نہ ہو۔ اس مضمون سے مسلمانوں کے دلوں کو جو رنج اور صدمہ پہنچا ہے۔ اسے الفاظ میں بیان کرنا ناممکن ہے۔ آپنے مسلمانوں کو صبر کرنے اور گورنمنٹ سے مناسب کارروائی کی امید رکھنے کی تلقین کی۔ بعد ازاں حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ جو اتفاق رائے سے پاس ہوا:

ہم مسلمانان موگا جن میں ہر فرقہ کے مسلمان شریک ہیں "شدھی سماچار" کے اس دلآزار مضمون کے خلاف جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ناپاک حملے کئے گئے ہیں۔ اظہار نفرت کرتے ہیں چونکہ اس مضمون نے مسلمانوں کے دلوں کو بری طرح زخمی کیا ہے۔ اس لئے ہم گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسے بدزبان اور شرانگیز لوگوں کو سزا دے جو ان مجرمین کیلئے اور دوسروں کیلئے عبرتناک ہو: (شیخ محمد حیات سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ موگا)

۹۱

حضرت حافظ حکیم مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ

کی

اصلی طبّی بیاض

آج ہم خدا کے فضل و کرم سے اس قابل ہوئے ہیں۔ کہ ناظرین اخبار کو یہ مژدۂ جانفزا سنائیں۔ کہ اصلی بیاض حکیم الامتہ نورالدین رضی اللہ عنہ جس کے لئے احباب مدت سے چشم براہ تھے۔ اس کا پہلا حصہ طبع ہو کر تیار ہے۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ اعلےٰ درجہ کا۔ اور چونکہ حضرت حکیم الامتہ کا طرز تحریر خاص تھا۔ اس لئے اس کو زیادہ عام فہم اور مفید بنانے کے لئے جناب مولانا حکیم عبیداللہ صاحب بسمل جیسے لائق طبیب کی خدمات حاصل کیگئی ہیں۔ اور انہوں نے نہائت ضروری حواشی لکھے ہیں۔ قیمت اس خیال سے کم رکھی گئی ہے۔ کہ سب لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت بے جلد دو روپے آٹھ آنے۔ مجلد تین روپے جس میں حکیم الامتہ کی تصویر بھی ہے جو احباب جلسہ پر تشریف لانے والے ہوں۔ قادیان میں خرید سکیں گے۔ اور جو احباب بذریعہ ڈاک منگوانا چاہیں اطلاع دیں +

عبدالسلام عمر خلف اکبر حضرت خلیفہ اوّل رض دفتر قاعدہ یسرنا القرآن قادیان پنجاب

ہماری مشین سیویاں کیوں پسند کی جاتی ہیں؟

(۱) یہ مشینیں گھڑ کر تیار کی جاتی ہیں۔ اس لئے مضبوط بہت زیادہ ہیں +
(۲) سائز بڑا ہونے کے باعث کام بافراط دیتی ہیں
(۳) نرالے ڈیزائن کی بدولت بہت خوبصورت اور دیدہ زیب ہیں +
(۴) چلنے میں بہت ہلکی ہیں +
(۵) میدہ دھکیلنے کے لئے کارآمد پرزہ لگایا گیا ہے +
(۶) نکل اعلےٰ قسم کا کیا گیا ہے +
(۷) قیمت مقابلۃً بہت کم ہے یعنی۔ سائز کلاں صرف ۶ روپے ۸ آنے (۶/۸) سائز خورد ۵ روپے (۵) فی عدد

ولایتی مشین سیویاں

یہ مشینیں ولائت سے تیار کرائی گئی ہیں۔ بہت خوبصورت۔ مضبوط اور کارآمد ہیں۔ قیمت صرف پانچ روپے (۵) مقرر کی گئی ہے +

قیمہ بنانے کی بے نظیر مشینیں

اگر آپ نے یہ مشینیں ابھی تک نہ منگائی ہوں تو جلدی کیجئے۔ مشین کی مضبوطی اور خوبصورتی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ہر مشین کے ہمراہ مصالحہ پیسنے کے پرزہ بھی روانہ کئے جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں قیمہ سے بہت سی لذیذ اور عمدہ اشیاء تیار کرنے کی تراکیب سکھانے کے لئے ایک کارآمد اور معلومات سے پُر پمفلٹ ہر مشین کے ساتھ **مفت** دیا جاتا ہے +

جلسہ کے دنوں میں یہ اشیاء فروخت کرنے اور نمائش کے لئے احمدیہ چوک قادیان میں رکھی جائیں گی

ایم عبدالرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری بٹالہ (پنجاب)

رشتہ مطلوب ہے

لڑکی کی عمر ۱۵ - ۱۶ - سال۔ چھٹی جماعت تک پڑھی ہوئی ہے قرآن شریف کا ترجمہ پڑھ رہی ہے۔ سلائی کا کام جانتی ہے امور خانہ داری سے واقف ہے۔ قوم پٹھان

خط و کتابت ع معرفت دفتر

مینیجر الفضل قادیان کے ہو

ضرورت ہے

امیدواروں کی جو ٹیلیگراف و اسٹیشن ماسٹری کا کام ریلوے گورنمنٹ و محکمہ نہر کی ملازمت کے لئے سیکھنا چاہیں کرایہ ریل کالج دیگا۔ قواعد دو آنہ کا ٹکٹ بھیجکر طلب کریں

پتہ :- امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی

ضرورت رشتہ

دو خواندہ پابند صوم و صلوٰۃ لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۸ اور ۱۹ سال کی ہے۔ شریف اور برسر روزگار تعلیمیافتہ رشتوں کی ضرورت ہے۔ لڑکیاں ایک تعلیمیافتہ گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں +

خط و کتابت معرفت مینیجر الفضل قادیان

ہر ایک اشتہار کی صحت کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)